از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 30 اکتوبر 1957

انایت اللہ

بنام

دی کسٹوڈین، ایویکی پراپرٹی

(بھگوتی، جعفر امام اور گجیندر گڈکر جسٹس صاحبان)

نقل مکانی کی جائیداد، کا نوٹیفکیشن—دلچسپی رکھنے والے شخص پر کسٹوڈین کی طرف سے نوٹس جاری کرنا—ملکیت، اگر عدالت کے ذریعے طے کی جاسکتی ہے—کسٹوڈین کی طرف سے مواد کی نقل سے انکار—قانونی حیثیت—ایڈمنسٹریشن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 (XXXI، سال 1950)، دفعہ 7۔

اپیل کنندہ اور اس کے بھائی کے پاس اپنے والد سے وراثت میں ملنے والی کچھ جائیدادیں تھیں۔ بھائی کی موت ہو گئی اور اپیل کنندہ نے واحد وارث بننے کا دعوی کیا۔ مدعاعلیہ نے ایڈمنسٹریشن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ 950 کی دفعہ 7 کے تحت بھائی کے حصے کے حوالے سے اس بنیاد پر نوٹس جاری کیا کہ بھائی نے ایک بیوہ اور ایک بیٹا چھوڑا ہے جو پاکستان ہجرت کر گئے تھے۔ اپیل کنندہ نے یہ جاننا چاہا کہ نوٹس کس مواد پر جاری کیا گیا تھا، اس نے ان مواد کی نقل کے لیے درخواست دی جس کی بنیاد پر مدعاعلیہ نے اپنی رائے قائم کی تھی۔ مدعاعلیہ کی جانب سے درخواست مسترد کر دی گئی۔ اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ میں عرضی دائر کی جسے بھی خارج کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت حاصل کی اور دعوی کیا کہ نوٹس دائرہ اختیار کے بغیر جاری کیا گیا تھا کیونکہ مدعاعلیہ کے سامنے نوٹس جاری کرنے کا جواز پیش کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں تھا اور نقلوں کی درخواست کو مدعاعلیہ نے نامناسب طور پر مسترد کر دیا تھا۔

حکم ہوا کہ یہ محافظ کا کام ہے کہ وہ ایسے مواد پر جو اس کے سامنے ہے اور ایسی معلومات پر جو اس کے پاس ہے، اپنی رائے بنائے۔ یہ کسی بھی عدالت کے لیے نہیں ہے کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

آیا محافظ کے پاس موجود معلومات ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت نوٹس جاری کرنے کا جواز پیش کرنے کے لیے کافی تھیں یا نہیں:

مزید حکم ہوا کہ نقلوں کی درخواست کو صحیح طور پر مسترد کر دیا گیا تھا۔اس عمل میں دو مراحل ہیں جس کے تحت کسی بھی جائیداد کو ایکٹ کے تحت انخلا کی جائیداد قرار دیا جا سکتا ہے۔ایک دلچسپی رکھنے والے افراد کو نوٹس جاری کرنا اور دوسرا دفعہ 7 کے تحت جانچ ہے۔کارروائی نوٹس کے جاری ہونے کے بعد شروع ہوتی ہے جو اس سے پہلے نہیں ہوتی۔کارروائی کا فریق نوٹس جاری کرنے کے مرحلے سے لے کر جانچ کے اختتام تک ریکارڈ اور شواہد کی نقل حاصل کرنے کا حقدار ہو گا لیکن نوٹس جاری کرنے سے پہلے نہیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 144، سال 1956۔

سابق مدھیہ بھارت ہائی کورٹ کے 9 جولائی 1955 کو دیوانی متفرق کیس نمبر 27، سال 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

ایم۔اے۔خان اور رتنا پارکھی، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس این بندرا اور آر ایچ دھیبر۔

30.1957 اکتوبر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ امام جسٹس نے سنایا۔

یہ 9 جولائی 1955 کے مدھیہ بھارت عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے، جس میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست کو مسترد کیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کے مطابق، اس کے والد حبیب اللہ کا بیس سال سے زیادہ عرصہ قبل انتقال ہو گیا تھا اور وہ اپنے پیچھے اپیل کنندہ اور اس کے بھائی بشیر اللہ کو اپنے واحد وارث کے طور پر چھوڑ گئے تھے۔حبیب اللہ نے اپنی موت پر اندور شہر میں غیر منقولہ جائیدادیں چھوڑیں۔بشیر اللہ، جو غیر شادی شدہ تھے، 1942 میں پاگل ہو گئے اور 1950 میں بغیر کسی مسئلہ کے انتقال کر گئے۔اس کی موت پر، اپیل کنندہ اپنے والد حبیب اللہ کی چھوڑی ہوئی تمام جائیدادوں کا واحد مالک بن گیا۔21

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

ستمبر 1954 کو، مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کو ایڈمنسٹریشن آف ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 (XXXI، سال 1950) کی دفعہ 7 کے تحت ایک نوٹس پیش کرنے کا ارادہ کیا، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔ یہ نوٹس اسے نہیں دیا گیا تھا اور نہ ہی متعلقہ جائیداد پر کبھی چسپاں کیا گیا تھا۔ اپیل گزار کے مطابق نوٹس کی خدمت مناسب نہیں تھی اور اس لیے غیر قانونی تھی۔

اپیل کنندہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت کس مواد پر نوٹس جاری کیا گیا تھا، اس نے 1 اکتوبر 1954 کو ریکارڈ کی کاپیاں اور اپنے پاس موجود شواہد کے لیے درخواست دی۔ مدعا علیہ جس کی بنیاد پر اس نے یہ رائے قائم کی کہ بشیر اللہ نے اپنی موت کے وقت اپنے پیچھے ایک بیٹا اقبال اور ایک بیوی کامر ونیسا چھوڑی تھی جو پاکستان ہجرت کر گئی تھی جس کے نتیجے میں بشیر اللہ سے وراثت میں ملنے والی جائیداد انخلا کی جائیداد بن گئی۔ مدعا علیہ کی جانب سے درخواست مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ نے مدھیہ بھارت عدالت عالیہ میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عرضی دائر کی، جسے اس عدالت نے خارج کر دیا۔ عدالت عالیہ کی رائے تھی کہ اس کے سامنے کی کارروائی میں دو سوالات کا فیصلہ ہونا چاہیے-(1) کیا ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مدعا علیہ کی طرف سے 21 ستمبر 1954 کو جاری کیا گیا نوٹس غیر قانونی تھا اور (2) ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت نوٹس جاری کرنے سے پہلے مدعا علیہ کے پاس موجود ریکارڈ اور شواہد کی اپیل کنندہ کو فراہم کرنے سے مدعا علیہ کا انکار غیر قانونی تھا؟ ان دونوں سوالات کا فیصلہ اپیل کنندہ کے خلاف کیا گیا۔

21 ستمبر 1954 کا نوٹس ایکٹ کے دفعہ 56 کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت جاری کیا گیا تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت دلچسپی رکھنے والے افراد کو مقررہ طریقے سے نوٹس دینا ہوتا ہے۔ ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدے 6 کے مطابق نوٹس فارم I میں ہونا ضروری ہے تاکہ اس جائداد میں دلچسپی رکھنے والے افراد کو پیش کیا جا سکے جسے مجوزہ جائداد قرار دیا جائے۔ ہم نے موجودہ معاملے میں جاری کردہ نوٹس کا موازنہ قواعد کے فارم I سے کیا ہے اور ضروری تفصیلات میں ان کے درمیان کوئی فرق نہیں پایا جا سکتا۔ یہ کہا گیا کہ موجودہ معاملے میں نوٹس میں ان بنیادوں کا ذکر نہیں کیا گیا ہے جن پر متعلقہ جائیداد کو انخلا کی جائیداد اور اقبال اور کامر ونیسا کو انخلا قرار دینے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔' یہ دلیل بے بنیاد ہے کیونکہ زیر بحث نوٹس میں یقینی طور پر "گراؤنڈز" کے عنوان کے تحت کہا گیا ہے کہ اقبال اور کامر ونیسا یکم مارچ 1947 کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بعد حکومتوں کی تشکیل کی وجہ سے پاکستان ہجرت کر گئے تھے۔ نوٹس میں کافی وضاحت کے ساتھ اس جائداد کی تفصیلات کی وضاحت کی گئی ہے جسے انخلا پراپرٹی قرار دیا جانا ہے۔ اپیل کنندہ کے اس دعوے کو ثابت کرنے کے لیے کوئی قابل اعتماد مواد موجود نہیں تھا کہ نوٹس مناسب طریقے سے پیش نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق ہماری رائے ہے کہ زیر بحث نوٹس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی کسی بھی توضیعات کی خلاف ورزی کی وجہ سے غیر قانونی ثابت نہیں ہوا ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا گیا کہ مدعاعلیہ کے سامنے نوٹس جاری کرنے کا جواز پیش کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے اور اس لیے نوٹس دائرہ اختیار کے بغیر جاری کیا گیا تھا۔ ایکٹ کے دفعہ 7 میں کہا گیا ہے کہ جہاں محافظ کی رائے ہے کہ کوئی بھی جائیداد اس کے معنی کے اندر ایک انخلا کی جائیداد ہے۔ ایکٹ وہ، دلچسپی رکھنے والے افراد کو مقررہ طریقے سے اس کا نوٹس دینے کے بعد اور اس معاملے میں ایسی جانچ کرنے کے بعد، جیسا کہ کیس کے حالات اجازت دیتے ہیں، ایسی کسی بھی جائیداد کو انخلا کی ملکیت قرار دیتے ہوئے حکم جاری کر سکتا ہے۔ یہ محافظ کا کام ہے کہ وہ اس طرح کے مواد پر، جیسا کہ اس سے پہلے تھا، اور اس طرح کی معلومات پر جو اس کے پاس تھی، اپنی رائے بنائے۔ اس نے جو نوٹس جاری کیا وہ ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے فارم I میں تھا اور اس میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ مدعاعلیہ کے پاس قابل اعتماد معلومات موجود ہیں کہ اقبال اور کامرونیسا انخلا کرنے والے تھے اور یہ کہ نوٹس میں بیان کردہ جائیداد انخلا کرنے والے کی ملکیت تھی۔ یہ مدعاعلیہ کو فیصلہ کرنا تھا کہ آیا اسے اپنے قبضے میں موجود معلومات پر ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت نوٹس جاری کرنا چاہیے یا نہیں۔ یہ اس عدالت یا کسی دوسری عدالت کا کام نہیں ہے کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ مدعاعلیہ کے پاس موجود معلومات نوٹس جاری کرنے کا جواز پیش کرنے کے لیے کافی تھیں یا نہیں۔ اس سلسلے میں اپیل کنندہ کی جانب سے ہونے والی دلیل کی کسی بھی درست بنیاد پر تائید نہیں کی جا سکتی۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ جب مدعاعلیہ کی نیک نیتی کو عدالت عالیہ میں چیلنج کیا گیا تھا، تو اس عدالت کو ریکارڈ کے لیے بھیجنا چاہیے تھا اور خود دیکھنا چاہیے تھا کہ آیا ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت نوٹس جاری کرنے کا کوئی جواز ہے یا نہیں۔ ہماری رائے میں، یہ دلیل غالب نہیں آ سکتی کیونکہ ریکارڈ پر اس الزام کو درست ثابت کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ مدعا علیہ نے نوٹس جاری کرنے میں بدنیتی کے ساتھ کام کیا۔ مدعاعلیہ اپنے پاس موجود معلومات پر یقین کرنے یا نہ کرنے کے لیے آزاد تھا۔ محض نوٹس جاری کرنے سے اس میں نامزد افراد یا اس میں مذکور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جائیداد کو انخلاء کی جائیداد نہیں بنایا جائے گا۔ اس مرحلے پر نوٹس جاری ہونے کے بعد ہی پہنچا جا سکتا تھا اور اس طرح کی جانچ کے انعقاد کے بعد، جیسا کہ کیس کے حالات اجازت دیتے ہیں، جب جائیداد کو انخلا کی جائیداد قرار دینے کا حکم کسی ایسے شخص کے حوالے سے دیا جا سکتا ہے جو انخلا کرنے والا تھا، جیسا کہ ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کے لیے یہ غیر ضروری تھا کہ اس نے ریکارڈ طلب کیا ہو اور خود اس کی جانچ پڑتال کی ہو تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ مدعا علیہ نوٹس جاری کرنے میں جائز تھا یا نہیں۔

اب ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا اپیل کنندہ کی طرف سے دائر نقلوں کی درخواست کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا گیا تھا۔ ان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ نقلوں کے لیے درخواست کی اجازت دی جانی چاہیے تھی کیونکہ ایکٹ کی دفعہ 7 میں شروع سے آخر تک صرف ایک کارروائی پر غور کیا گیا ہے، جس میں نوٹس جاری کرنے سے پہلے کا مرحلہ بھی شامل ہے، جس میں کسی بھی جائیداد کو انخلا کی جائیداد کے طور پر اعلان کرنے سے متعلق ہے اور یہ کارروائی عدالتی کارروائی ہے۔ چونکہ اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت کارروائی کا فریق تھا، اس لیے وہ ریکارڈ کی کاپیاں حاصل کرنے کا حقدار تھا جس میں وہ ثبوت بھی شامل تھے جو کارروائی کو تشکیل دیتے تھے۔ ایکٹ کے دفعہ 49 پر انحصار کیا گیا تھا، جس میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کے تحت تیار کردہ تمام ریکارڈ یا رجسٹر کو بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کے معنی میں عوامی دستاویزات سمجھا جائے گا اور اس کے برعکس ثابت ہونے تک اسے حقیقی سمجھا جائے گا۔ ایکٹ کے دفعہ 45 کا بھی حوالہ دیا گیا تھا جس میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کے تحت جانچ کرنے کے مقصد کے لیے، کسٹوڈین کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو کسی مقدمے کی سماعت کرتے وقت مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت دیوانی عدالت میں درج ذیل معاملات کے حوالے سے دیے گئے ہیں:

(a) کسی بھی شخص کی حاضری کو نافذ کرنا اور حلف پر اس کی جانچ کرنا۔

(b) دستاویزات کی دریافت اور پیش کرنے پر مجبور صنعتی عمل؛

(c) کوئی مقرر کردہ معاملہ؛

اور محافظ کی تفتیش کو مجموعہ تعزیرات ہند 193 اور 228 کے معنی میں عدالتی کارروائی سمجھا جائے گا اور محافظ کو مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات 480 اور 482 کے معنی میں عدالت سمجھا جائے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ کسٹوڈین، ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جانچ کرتے ہوئے عدالتی صلاحیت میں کام کر رہا ہے اور یہ کہ قواعد کے قاعدے 35 کی بنیاد پر، جانچ کا کوئی بھی فریق کسی بھی درخواست کے اعتراض، درخواست، بیان حلفی، یا کسی فریق یا گواہ کے بیان اور کسی دوسرے دستاویز کی کاپیاں حاصل کرنے کا حقدار ہو گا۔ وہ کسٹوڈین کی طرف سے منظور کردہ حتمی اصل حکم یا اپیل، نظر ثانی یا جائزے میں منظور کردہ حکم کی کاپیاں حاصل کرنے کا بھی حقدار ہو گا۔ تاہم، کسٹوڈین کے پاس موجود مواد کے حوالے سے حیثیت بالکل مختلف ہے جس پر اس نے اپنی رائے قائم کی اور جس پر اس نے دفعہ 7 کے تحت نوٹس جاری کیا، کیونکہ اس مرحلے پر وہ جانچ نہیں کر رہا تھا اور اس لیے عدالتی صلاحیت میں کام نہیں کر رہا تھا۔ ایکٹ کی پوری اسکیم کا یہ سمجھنا غلط فہمی ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جانچ اور اس جانچ کے انعقاد سے قبل نوٹس جاری کرنا ایک ہی کارروائی ہے۔ دفعہ 7 کے تحت نوٹس جاری کرتے وقت محافظ کے پاس محض کچھ قابل اعتماد معلومات ہوتی ہیں جو اس کی رائے میں اسے جاری کرنے کا جواز پیش کرتی ہیں اور اس کے بعد یہ اعلان کرنے سے پہلے کہ جائیداد انخلا کی ملکیت ہے، اس معاملے کی تفتیش کرتی ہیں۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد یہ معلومات مطلوبہ اعلان کرنے کے لئے مکمل طور پر ناکافی ثابت ہو سکتی ہیں۔ ہماری رائے میں، اس عمل میں دو مراحل ہیں جس کے تحت کسی بھی جائیداد کو ایکٹ کے تحت انخلا کی جائیداد قرار دیا جا سکتا ہے۔ ایک دلچسپی رکھنے والے افراد کو نوٹس جاری کرنا اور دوسرا ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جانچ ہے۔ کارروائی نوٹس جاری ہونے کے بعد شروع ہوتی ہے نہ کہ اس سے پہلے۔ دوسرے مرحلے میں، کارروائی کا فریق اس کا حقدار ہو گا۔ نوٹس جاری کرنے کے مرحلے سے لے کر جانچ کے اختتام تک ریکارڈ اور شواہد کی کاپیاں لیکن نوٹس جاری کرنے سے پہلے کی نہیں۔ ہماری رائے میں، اپیل کنندہ کو اچھی طرح سے مشورہ دیا گیا ہو گا کہ اس نے اسے جاری کردہ نوٹس کا جواب دیا ہو اور جانچ کرنے میں مدعا علیہ کی مدد کی ہو۔ مدعا علیہ کو جانچ میں اس کے سامنے موجود تمام مواد پر غور کرنا پڑتا اس سے پہلے کہ وہ اس جائداد کو زیر بحث انخلا کی جائیداد قرار دے۔ اگر جانچ میں موجود مواد اس طرح کے اعلامیے کا جواز پیش کرنے کے لیے ناکافی تھا، تو اپیل کنندہ کو مدعا علیہ کے حکم کے خلاف اپیل کا حق حاصل تھا۔ ہماری رائے میں، مدعا علیہ کی نقلوں کے لیے درخواست کو مدعا علیہ نے صحیح طور پر مسترد کر دیا تھا کیونکہ وہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت نوٹس جاری کرنے سے پہلے مدعاعلیہ کے سامنے مواد کی نقل حاصل کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ اپیل، اس کے مطابق، ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document